بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم شنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۲/۱۷	یکم تبلیغ ۱۳۴۲ ہش ۔ ۱۶ رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ ۔ یکم فروری ۱۹۶۳ء	نمبر ۲۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایداللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے دُعا کی تحریک

رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

اٰمین اللّٰھم اٰمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کے پیدا ہونے کی غرض و غایت یہی ہے کہ وہ اپنے اندر سچا ایمان پیدا کرے

خدا تعالیٰ نے مجھے اسی لئے مامور کیا ہے کہ خدا پر سچا ایمان جو گناہ سے بچاتا ہے پیدا ہو

"انسان جب فسق و فجور میں پڑ جاتا ہے تو پھر اُن لذات کو کیسے چھوڑ سکتا ہے؟ اس کے چھوڑنے کی ایک ہی راہ ہے کہ گناہ کی معرفت انسان کو ہو اور یہ معلوم ہو جاوے کہ اللہ تعالیٰ گناہ پر سزا دیتا ہے۔ حیوان بھی جب معرفت پیدا کر لیتا ہے کہ یہ کام کروں گا تو سزا ملے گی تو وہ بھی اس سے بچتا ہے۔ کتے کو بھی اگر ایک چھڑی دکھا دی جائے تو وہ بھاگتا ہے اور دہشت زدہ ہو جاتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ انسان انسان ہو کر خدا تعالیٰ سے اتنا بھی نہ ڈرے جتنا ایک حیوان سوٹے سے ڈرتا ہے۔ بھیڑیئے کے پاس اگر ایک بکری باندھ دی جائے تو وہ گھاس نہیں کھا سکتی۔ کیا اس بھیڑیئے جتنی دہشت بھی خدا کی نہیں ہے؟

انسان کے پیدا ہونے کی غرض و غایت تو یہ ہے کہ وہ سچا ایمان پیدا کرے۔ اگر یہ ایمان وہ پیدا نہیں کرتا تو پھر اپنی پیدائش کو عبث سمجھتا ہے اور اگر اس مجلس میں وہ ایمان نہیں ہے تو اس پر حرام ہے کہ دوسری مجلس کو تلاش نہ کرے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے اسی لئے مامور کیا ہے کہ تقویٰ پیدا ہو اور خدا پر سچا ایمان جو گناہ سے بچاتا ہے پیدا ہو۔"

(الحکم ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء)

درخواست دُعا

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی محترم مولوی عبدالواحد خان صاحب میرٹھی کراچی میں ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ وہ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ احباب ان کی شفائے کامل و عاجل کے لئے دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(۲) محترم صوفی مبارک احمد صاحب کراچی بہت دنوں سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ ان دنوں طبیعت پھر زیادہ ناساز ہے۔ بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

حضرت سیدہ اُم مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

لاہور ۳۱ جنوری بوقت ۶ بجے صبح بذریعہ فون

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

"زخم میں کسی قدر درد رہتا ہے جس کی وجہ سے طبیعت میں بے چینی اور گھبراہٹ ہو جاتی ہے۔ رات بارہ بجے تک طبیعت بے چین رہی۔ پھر نیند کی دوائی دی گئی جس سے نیند آگئی۔ اس وقت سو رہے ہیں۔ ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے رو بصحت ہے۔"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

مبلغین اسلام و کارکنان تحریک جدید کیلئے دعا کی تحریک

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر۔ ربوہ

"رمضان کا بابرکت مہینہ شروع ہے اور یہ دعاؤں کی قبولیت کے ایام ہیں۔ میں اس موقعہ پر تمام احباب جماعت کی خدمت میں یہ درد مندانہ درخواست کرتا ہوں کہ جہاں وہ اپنے لئے اور اپنے اعزہ و اقربا کے لئے دعائیں کر رہے ہیں وہاں وہ اپنی دعاؤں میں ان مبلغین اسلام کو بھی یاد رکھیں جو اس وقت اپنے وطن سے دور ممالک غیر میں تبلیغ اسلام میں مصروف ہیں تاکہ اسلام جلد از جلد ساری دنیا میں پھیل جائے۔ ان مبلغین کے اہل و عیال کے لئے بھی دعا فرمائیں جو اس وقت پاکستان میں مقیم ہیں یا مبلغین کے ہمراہ ہیں۔

اسی طرح یہ دعا بھی فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کارکنان تحریک جدید کی تمام کوششوں میں برکت ڈالے اور ان کو اپنے فرائض تندہی سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔"

خاکسار۔ مرزا مبارک احمد

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ یکم فروری ۶۴ء

اسلام اور قوت حاکمہ

(قسط ۳)

مولوی کوثر نیازی مدیر شہاب آگے رقمطراز ہیں:۔

"ہمیں یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ قادیانی اسلام کو راہبانہ نظام ہی کی ایک شکل سمجھتے ہیں اور پیری مریدی کے کاروبار کے سوا ان کے نزدیک اسلام کی کوئی اہمیت نہیں۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہیے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ان کے صاحبزادگان ماڈرن قسم کے پیر ہیں جو عام پیروں سے صرف اس انداز میں مختلف ہیں کہ ان کا کاروبار دوسروں کے مقابلے میں زیادہ منظم ہے۔ اس صورت حال میں ظاہر ہے کوئی باہوش آدمی اس انداز فکر کو اسلام کے نام سے قبول کرنے کو تیار نہ ہوگا۔" (شہاب ۲۶ ص ۳)

پہلے یہ سمجھ لیجئے کہ یہ مولوی کوثر نیازی صاحب وہی ہیں جنہوں نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے متعلق منفیانہ رائے کا اظہار کیا تھا اور اس پر بھارت کی اسلامی جماعت کے ترجمان "دعوت" نے آپ کو ڈانٹ پلائی تھی کہ یہ مولوی لوگ آپ تو کچھ کرتے نہیں مگر جماعت احمدیہ کے کام ہے جسنے تمام دنیا میں اسلامی مشن کھول کر تبلیغ اسلام کی مہم چلا رکھی ہے انکار کرنے کو ہی اپنا بڑا کارنامہ خیال کرتے ہیں۔ یہ مولوی صاحب ہیں جو جماعت احمدیہ جیسی واحد فعال جماعت کو ایک راہبانہ نظام بتاتے ہیں اور اس پر پیری مریدی قسم کے سلسلہ کا الزام لگاتے ہیں اور ہمیں ڈانٹتے ہیں کہ ہم اسلام کا نام درمیان میں نہ لائیں۔

ہمارا جواب مختصراً تو یہ ہے کہ اگر اسی کا نام پیری مریدی ہے تو ایسی پیری مریدی پر ہزار مادر پدر آزادیاں نثار۔ یہی لوگ ہیں جو آزاد خیالیوں میں بڑھتے بڑھتے آخر میں یہاں تک پہنچ جاتے ہیں کہ اب انسان کا عقلی شعور جوان ہو گیا ہے اس لئے اس کو کسی آسمانی رہنمائی کی ضرورت نہیں حتی کہ قرآن کریم کی بھی ضرورت نہیں۔ اسی قسم کے لوگ ہیں جنہوں نے کہا تھا کہ لن یبعث اللہ احدا۔ مودودی صاحب تو اس منزل پر پہلے ہی پہنچ چکے ہوئے ہیں اور وہ نعوذ باللہ بعد از خدا بزرگ ہی نہیں رہے بلکہ قرآن پر بھی حکم بن گئے ہیں۔ چنانچہ اپنے رسالہ "ارتداد کی سزا اسلام میں" میں فرماتے ہیں کہ لا اکراہ فی الدین کا مفہوم یہ ہے کہ دین میں داخل کرنے کے لئے تو جبر نہیں لیکن اگر کوئی شخص اسلام قبول کرکے باہر نکلنا چاہے تو سوا تلوار کے راستہ کے اور کوئی راستہ اس کے لئے نہیں۔ گویا اللہ تعالیٰ اپنے مفہوم کو الفاظ میں ظاہر نہیں کر سکا اگر ان کا بس چلے تو قرآن کریم کی اصل عبارت میں بھی اضافہ کر دیں مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔

کہ ہم ہی نے قرآن کریم نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ قرآن کریم تو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ و آلہ وسلم سے بھی فرماتا ہے کہ

لست علیھم بمصیطر

یعنی تو لوگوں پر خدائی فوجدار نہیں لیکن مودودی صاحب کہتے ہیں کہ اسلامی جماعت کا ادنیٰ سے ادنیٰ کوئی مرد یہاں تک کوثر نیازی بھی داعظ اور مبشر نہیں بلکہ خدائی فوجدار ہے۔

سو اگر واقعی پیری مریدی اسی کا نام ہے جو جماعت احمدیہ کرتی ہے تو کتنی مبارک ہے یہ پیری مریدی کہ تمام انبیاء علیہم السلام اور ان کے خلفاء بھی پیری مریدی کرتے آئے ہیں جن مسلمانوں نے ساعدہ بنی ثقیف میں سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی وہ سب ہی پیری مریدی ہی کے تو مرتکب ہوئے تھے۔ ورنہ وہ اسلام کے ایسے امور مہمہ کس طرح سرانجام دیتے جن سے آپ لوگوں کی آنکھیں خیرہ ہوئی جاتی ہیں۔

اگرچہ نیازی صاحب شاید شعوری طور پر نہیں مگر لاشعوری طور پر ایک غلط فہمی کے شکار معلوم ہوتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ آپ قرآن کریم میں جو لفظ "حکم" مختلف معنی میں استعمال ہوتا ہے ان کے فرق میں تمیز نہیں کر سکتے۔ ایک "حکم" وہ ہے جو مثلاً حضرت یحییٰ علیہ السلام کو بھی عطا ہوا تھا جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

واتیناہ الحکم صبیا

(مریم ۱۳)

اب ہر شخص جانتا ہے کہ حضرت یحییٰ کسی ملک کے حکمران نہیں تھے بلکہ رومی حکومت کی رعایا تھے۔ اور رومی گورنر نے اپنی بیوی کے کہنے پر آپ کو شہید کروا دیا تھا۔ یہ حکم ہے جو ہر فرستادہ حق اور اس کے خلفاء کو بھی عطا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک "حکم" وہ ہے جو حکومت کے معنی میں بطور انعام کے عطا ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

ولقد اتینا بنی اسرائیل الکتاب والحکم والنبوۃ

اللہ تعالےٰ نے یہ حکم بنی اسرائیل کو بھی عطا کیا تھا اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور آپ کے اوّلین خلفاء کو بھی عطا کیا تھا اور اموی خلیفہ مجدد اوّل حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمۃ کو بھی عطا ہوا تھا۔ لیکن پہلی قسم کا حکم آپ کے تمام خلفائے روحانی یعنی مجددین کو کم و بیش عطا ہوتا چلا آیا ہے۔ دوسری قسم کا "حکم" جو بطور انعام کے عطا ہوتا ہے اسی حکم کی خاص صورت ہے۔ جو خاص اعمال کے عوض میں عطا ہوتا ہے اور ضروری نہیں کہ پہلے حکم کا حامل ہی اس حکم کی قوت عاملہ ہی ہو گو اس کے ماتحت ہوتا ہے جس طرح ایک بنی اسرائیلی نبی نے حضرت طالوت کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بادشاہ مقرر کیا تھا۔

ان اللہ قد بعث لکم طالوت ملکا

اس طرح نبی اپنی قوت حاکمہ کا اجرا بالواسطہ کرتا ہے۔ موجودہ زمانے کی زبان میں کہہ سکتے ہیں کہ ایسی صورت میں نبی یا امام وقت اپنی قوت حاکمہ کو ڈیلی گیٹ کرتا ہے۔

بادشاہی کے زمانہ میں مجددین کے ذریعہ حقیقی حکم بھی اگرچہ اثر انداز ہوتا رہا ہے تاہم وہ نمایاں طور سے زیادہ تر منقطع رہا ہے۔ حدیث سے واضح ہے کہ آخری زمانہ میں خلافت علیٰ منہاج نبوت پھر ظہور کرے گی۔ ہمارا اشارہ اسلام کی اسی قوت حاکمہ کی طرف ہے جو اللہ تعالےٰ کے مامور کے ذریعہ ہی ظہور پذیر ہو سکتی ہے۔ نہ کہ کسی سواد اعظم کے نمائندوں کے ذریعہ جیسا کہ وہ لوگ سمجھتے ہیں جن کا اللہ تعالےٰ سے کوئی تعلق قائم نہیں ہے اور جو محض "رائے عامہ" کے ذریعہ اسلام کے نام پر اقتدار حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ صرف عقلی گھوڑے دوڑا رہے ہیں اور اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بازی سے انتشار پھیلا رہے ہیں۔

خیال رہے کہ ہم نے جو کچھ لکھا ہے وہ اسلام کی قوت حاکمہ کے تعلق میں لکھا ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کسی ملک کی حکومت اسلام کے

(باقی صہ ۴ پر)

اگر خدا سے تعلق نہیں تو کچھ بھی نہیں

اگر خدا سے تعلق نہیں تو کچھ بھی نہیں
نہیں نصیب جو حق الیقیں تو کچھ بھی نہیں

کہا ہے صاف کہ ادعونی استجب لکم
نہ سمجھے تو یہ کلام مبیں تو کچھ بھی نہیں

تری نماز اگر عرش پر نہیں ہوتی
گھسے تو لاکھ زمیں پر جبیں تو کچھ بھی نہیں

رفاقت اللہ کے بندوں کی ہے عجب نعمت
مگر نہ ہو یہ رفاقت نہیں تو کچھ بھی نہیں

نہیں ہے اس کا جو دست "لحافظون" تجھ پر
سوائے وہم کے تجدید دیں تو کچھ بھی نہیں

تمہاری آنکھ اگرچہ ہے حسن کی خاتم
جو اشک خوں کا نہیں ہے نگیں تو کچھ بھی نہیں

ہزار علم و ہنر ہو ہزار فضل و کمال
امام وقت سے ہو بغض و کیں تو کچھ بھی نہیں

کیا تھا کام صحابہؓ نے جو وہ کر کے دکھا
فقط ہے نام کا مسند نشیں تو کچھ بھی نہیں

خدا نے سونپی ہے تجھ کو امانت اسلام
نہیں تو امن و اماں کا امیں تو کچھ بھی نہیں

گر اختلاف کی برداشت کی نہیں قوت
یہ زور نعرۂ جوش آفریں تو کچھ بھی نہیں

تو اضطرار میں تنویر اسے پکار کے دیکھ
اگر وہ بولے تو وہ ہے نہیں تو کچھ بھی نہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ

عفو و درگذر کے عدیم المثال نمونے

تقریر مکرم شیخ عبدالقادر صاحب برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء

(۲)

یہ سارے مظالم ابھی آپ بھولے نہیں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو طاقت دی اور آپ مکہ پر دس ہزار قدوسیوں کو لے کر حملہ آور ہوئے اور ابھی آپ مکہ سے ایک منزل باہر ہی رات کو ڈیرہ ڈالے ہوئے تھے کہ ابوسفیان اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ حالات معلوم کرنے کے لئے مکہ سے باہر نکلا۔ کیا دیکھتا ہے کہ ایک بڑا جرار لشکر فاران کے جنگل میں ڈیرہ ڈالے ہوئے ہے اور ہر خیمہ کے آگے عرب کے دستور کے مطابق آگ جل رہی ہے۔ وہ یہ ہیبتناک نظارہ دیکھ کر ڈر گیا۔ کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ عرب کے کسی قبیلہ میں یہ طاقت نہیں کہ اتنا بڑا لشکر جمع کر سکے۔ ابھی وہ اس حیرانی میں سرگرداں پھر رہا تھا کہ حضرت عباسؓ جو تھوڑا عرصہ قبل ہی مسلمان ہوئے تھے اور لشکر کے باہر گھوم رہے تھے۔ انہوں نے ابوسفیان کو پہچان کر اسے آواز دی کہ ابوحنظلہ (یہ ابوسفیان کی کنیت تھی)

ابوسفیان آواز پہچان کر فوراً بولا۔ عباس تم یہاں کہاں؟ حضرت عباس نے کہا ابوسفیان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا لشکر سامنے خیمہ زن ہے اور تم دیکھ رہے ہو۔ یہ اتنا بڑا جرار لشکر ہے کہ اہل مکہ اپنے اعوان و انصار کو ساتھ لے کر بھی اس کا مقابلہ ہرگز نہیں کر سکتے۔ اس لئے بہتر ہے کہ ابھی سے صلح کی کوئی تدبیر کرو۔ ورنہ شکست اور ذلت تمہارے لئے بالکل تیار ہے۔

ابوسفیان حضرت عباسؓ کی یہ باتیں سنکر بھونچکا سا رہ گیا۔ حضرت عباس نے اسے اپنے پیچھے خچر پر سوار کر لیا اور اسلامی لشکر کی طرف مڑ پڑے۔ رستہ میں حضرت عمرؓ ملے وہ ابوسفیان کو دیکھ کر اس قدر مشتعل ہوئے کہ قریب تھا کہ اسے قتل کر دیتے۔ مگر حضرت عباسؓ اسے لے کر دربار نبوی میں پہنچ گئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بجائے کوئی اور فوج کا کمانڈر ہوتا اور اس کے قبضہ میں دشمن کا کمانڈر آ جاتا۔ تو ضروری راز معلوم کر کے اسے فوراً قتل کر دیا جاتا۔ یا کم از کم اسے زندگی بھر کے لئے قید کر لیا جاتا۔ مگر قربان جائیے آپ جیسے رحیم و کریم انسان پر کہ آپ حضرت عباسؓ کو کہتے ہیں کہ عباس! ابوسفیان کو اپنے خیمے میں لے جاؤ۔ اور رات اسے سمجھاؤ شاید ایمان لے آئے چنانچہ حضرت عباس اسے اپنے ساتھ لے گئے رات بھر سمجھاتے رہے۔ صبح کو جب اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا۔ تو یہ دیکھ کر اس کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی کہ ہزاروں مسلمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہو کر آپ کی ایسی پیروی کر رہے ہیں کہ دنیا میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ حضور رکوع کرتے ہیں تو تمام نمازی حضور کی اقتدا میں رکوع کرتے ہیں۔ حضور سجدہ میں جاتے ہیں تو سارے کے سارے مقتدی آپ کی پیروی کرتے ہوئے سجدہ میں جا پڑتے ہیں۔ ابوسفیان نے اس نظارہ کو دیکھ کر کہا کہ

"اللہ! میں نے قیصر و کسریٰ کے دربار دیکھے ہیں مگر یہ فدائیت جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مسلمانوں میں پائی جاتی ہے ان لوگوں میں اپنے بادشاہوں کے لئے ہرگز نہیں پائی جاتی۔"

حضرت عباسؓ نے ابوسفیان کی یہ باتیں سنکر کہا ابوسفیان! پھر تم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی قوم کے لئے معافی کیوں طلب نہیں کرتے۔

ابوسفیان جانتا تھا کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانوں پر جو مظالم ڈھائے ہیں یقیناً ان کی سزا موت ہے لیکن وہ آپ کے رحم و کرم سے خوب آگاہ تھا۔ نماز ختم ہوتے ہی وہ دربار نبوی میں حاضر ہو گیا۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ کر فرمایا ابوسفیان! کیا ابھی وقت نہیں آیا تو اس بات کا اقرار کرے کہ "اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں"۔

ابوسفیان نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ نہایت ہی حلیم نہایت ہی شریف اور نہایت ہی صلہ رحمی کرنے والے انسان ہیں۔ میں اب یہ تو سمجھ چکا ہوں کہ خدا کے سوا اور کوئی پرستش کے قابل نہیں۔ اگر کوئی ہوتا تو ہماری امداد کرتا لیکن ابھی تک یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اس بارہ میں میرے دل میں ابھی تک کچھ شبہات ہیں

یہ سارا نظارہ ابوسفیان کے ساتھی حضرت حکیم بن حزام وغیرہ بھی دیکھ رہے تھے۔ اور یہ گفتگو بھی ان کے ساتھ ہو رہی تھی۔ اس لئے انہوں نے تو صداقت کو قبول کر لیا اور بیعت کے لئے آمادہ ہو گئے مگر ابوسفیان ابھی کچھ تردد میں ہی تھا لیکن ان کو دیکھ کر اس نے بھی بیعت کے لئے ہاتھ بڑھا دیا لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے اسے ابھی تک اسلام کی سچائی پر پورا ایمان نہیں تھا۔ فتح مکہ کے بعد وہ انشراح صدر سے مسلمان ہوا۔

حضرت حکیم ابن حزام

حضرت حکیم ابن حزام جب ایمان لا چکے تو وہ بھی چونکہ اہل مکہ کے لیڈروں میں شمار ہوتے تھے۔ اس لئے انہوں نے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے رحم کو ابھارنے کے لئے کہا۔ یا رسول اللہ! کیا آپ اتنا بڑا لشکر اپنی قوم کو ہلاک کرنے کے لئے اپنے ساتھ لائے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات سن کر جواب دیا کہ تم لوگوں نے بدعہدی کی حدیبیہ میں باندھے ہوئے عہد کو توڑا۔ اور قبیلہ خزاعہ کے خلاف ظالمانہ جنگ کی۔ اس لئے کیا اب ہمیں حق نہیں پہنچتا کہ ایسے مجرموں کو سزا دیں۔

حکیم بن حزام بولے یا رسول اللہ! میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ حضور کی یہ ساری باتیں درست ہیں مگر آپ کو تو چاہیئے تھا کہ بجائے مکہ پر حملہ کرنے کے ہوازن قبیلہ پر حملہ آور ہوتے کیونکہ اس ظلم کے بانی وہ ہیں۔ حضور نے فرمایا وہ قوم بھی ظالم ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مکہ کی فتح کے بعد مجھے ہی توفیق دے گا کہ میں ہوازن قبیلہ پر چڑھائی کر کے اسے بھی مغلوب کر لوں۔

ابھی حضور نے یہ فرمایا ہی تھا کہ ابوسفیانؓ نے اس موقعہ کو غنیمت جان کر عرض کی کہ یا رسول اللہ اگر اہل مکہ آپ کے مقابلہ میں تلوار نہ اٹھائیں تو کیا وہ امن میں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ ناظرین غور فرمائیں اور سوچیں۔ کہ کیا ایسے دشمنوں کے لئے جنہوں نے آپ پر اور آپ کی قوم پر نہایت ہی وحشیانہ مظالم ڈھائے۔ اور یہ جبکہ ان کا مغلوب ہونا یقینی تھا کیا سوائے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے انہیں اور کوئی ایسی معافی دے سکتا تھا؟ یقیناً نہیں اور ہرگز نہیں۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو معافی کی راہیں تلاش کر رہے تھے آپ نے فرمایا۔

(۱) ہر وہ شخص جو اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے گا اسے امن دیا جائے گا۔

(۲) ہر وہ شخص جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا اسے امن دیا جائے گا۔

(۳) ہر وہ شخص جو حکیم بن حزام کے گھر میں چلا جائے گا اسے بھی امن دیا جائے گا۔

(۴) ہر وہ شخص جو خانہ کعبہ میں داخل ہو جائیگا اسے بھی امن دیا جائے گا۔

یہ تو ایک ایسا معافی کا اعلان تھا جس میں بعض لوگوں کا اعزاز بھی مدنظر تھا۔ اور دلجوئی بھی۔ لیکن ایک طبقہ مسلمانوں میں ایسا بھی تھا جو غلامی کی زندگی گزارنے کی وجہ سے اہل مکہ کے ظلموں کا تختہ مشق بنا رہا تھا۔ ضروری تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جیسا حساس انسان کفار مکہ سے ان کا بھی بدلہ لیتا۔ اگر کوئی اور ہوتا تو یقیناً ان مظالم کے عوض جو اہل مکہ نے غریب مسلمانوں پر کئے تھے۔ انہیں کیفر کردار تک پہنچا دیتا۔ مگر آپ نے ان سے بدلہ لینے کا ایک نہایت ہی لطیف ڈھنگ تلاش کیا۔ اور وہ یہ تھا کہ

غلاموں کی تکلیف کا بدلہ

آپ نے ابورویحہؓ کو اپنا جھنڈا دے کر فرمایا کہ جو شخص ابورویحہؓ کے جھنڈے کے نیچے کھڑا ہوگا اسے امن دیا جائے گا۔ اور حضرت بلالؓ کو جنہیں آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ابورویحہؓ کا بھائی بنایا ہوا تھا۔ یہ فرمایا کہ آپ ساتھ ساتھ یہ اعلان کرتے جائیں کہ جو شخص میرے بھائی ابورویحہؓ کے جھنڈے کے نیچے آ جائے گا۔ اس کو بھی امن دیا جائے گا۔ غور فرمائیے۔ یہ کیسا حکیمانہ طریق تھا۔ جو غلام مسلمانوں کی تکالیف کا بدلہ لینے کے لئے حضور نے اختیار فرمایا۔ (سیرۃ الحلبیہ جلد ۳ صفحہ ۹۱)

وہ بلالؓ جسے کفار مکہ پیروں میں رسیاں ڈال کر مکہ کی گلیوں میں گھسیٹا کرتے تھے وہ یہ اعلان کرتا ہے کہ اے مکہ کے لوگو! اگر تم امن حاصل کرنا چاہتے ہو تو آؤ میرے بھائی کے جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ۔ یقیناً جب حضرت بلالؓ یہ اعلان کرتے ہوں گے۔ وہ اپنی اس پوزیشن پر غور کر کے خوشی سے پھولے نہیں سماتے ہوں گے۔ کہ کجا وہ وقت تھا جب یہ لوگ مجھے ذلیل اور غلام سمجھ کر مارا کرتے تھے اور کجا یہ وقت ہے کہ میں ان کو پناہ دینے کے لئے اعلان کر رہا ہوں۔ اللّٰھم صل علی محمد۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ثبوت

یہ تو وہ باتیں تھیں جو مکہ سے باہر ایک منزل

کے فاصلہ پر ہو گئیں اب جب لشکر مکہ کی طرف مارچ کرنے لگا تو ابوسفیان اس تنظیم اور شوکت کو دیکھ کر حیران رہ گیا وہ بار بار حضرت عباسؓ سے پوچھتا تھا کہ عباس! اب کس قبیلہ کے لوگ گزر رہے ہیں! اور اب کس قبیلہ کے لوگ گزر رہے ہیں! جب اس کے سامنے سے ایک ایک قبیلہ کے لوگ باری باری گزر گئے اور آخر میں خود محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مہاجرین اور انصار کے ساتھ گزرے تو ابوسفیان کا دل دہل گیا اور بے اختیار ہو کر اس کی زبان سے نکلا کہ آج اس لشکر کا مقابلہ کرنے کی دنیا میں کس کو طاقت ہے!

پھر اس نے حضرت عباس سے کہا کہ عباس! تمہارے بھائی کا بیٹا آج دنیا میں سب سے بڑا بادشاہ ہو گیا ہے" حضرت عباسؓ نے ابوسفیان کی یہ بات سن کر کہا ابوسفیان ابھی تیری آنکھیں نہیں کھلیں یہ بادشاہت نہیں نبوت ہے اس لطیف فقرہ میں حضرت عباسؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس سلوک کی طرف اشارہ فرمایا جو حضور نے اہل مکہ کے ساتھ کیا۔ گویا بتایا کہ اگر آپ نبی نہ ہوتے بلکہ بادشاہ ہوتے تو قرآنی آیت

ان الملوک اذا دخلوا
قریۃ افسدوھا وجعلوا
اعزۃ اھلھا اذلہ

کے مطابق مکہ کے تمام معززین کو ذلیل کرتے مردوں کو موت کے گھاٹ اتارتے اور عورتوں کو اور بچوں کو لونڈیاں اور غلام بنا لیتے مگر چونکہ آپ نبی ہیں اور نبی بھی خاتم النبیین یعنی تمام انبیاء کے سردار۔ اس لئے آپ نے نہ صرف قتل و غارت سے اجتناب کیا بلکہ جیسا کہ آگے آئے گا عفو عام کا اعلان کر دیا

اہل مکہ کی دلجوئی۔

اہل مکہ جو اپنی سفاکیوں اور خونریزیوں کی وجہ سے یقیناً اس قابل تھے کہ انھیں موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی اس حد تک نازبرداری کی کہ جب اتفاق سے ایک مرتبہ انصار کے کمانڈر سعد بن عبادہ کے منہ سے ابوسفیان کو دیکھ کر یہ الفاظ نکل گئے کہ:-

"آج خدا تعالےٰ نے ہمارے لئے مکہ میں داخل ہونا تلوار کے زور سے حلال کر دیا ہے آج قریش قوم ذلیل کر دی جائے گی"

تو ابوسفیان نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہا یا رسول اللہ! کیا آپ نے اپنی قوم کے قتل کی اجازت دے دی ہے کیونکہ ابھی ابھی انصار کے سردار سعد نے یہ فقرہ کہا ہے۔ یا رسول اللہ آپ تو دنیا میں سب سے زیادہ نیک سب سے زیادہ رحم اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں کیا آج اپنی قوم کے ظلموں کو نہ بھول جائیں گے"!

یہ فقرات ابوسفیان نے کچھ اس رنگ میں کہے کہ جن میں شکایت اور التجا دونوں کا رنگ پایا جاتا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کی یہ بات سن کر فرمایا ابوسفیان! سعد نے غلط کہا ہے۔ آج رحم کا دن ہے آج اللہ تعالےٰ قریش اور خانہ کعبہ کو عزت بخشنے والا ہے"!

پھر حضور نے ایک آدمی کو سعد کی طرف بھیج کر انھیں حکم دیا کہ اپنا جھنڈا اپنے بیٹے قیس کو دے دو کہ وہ تمہاری جگہ انصار کے لشکر کا کمانڈر ہوگا۔

اللہ! اللہ! کیسا شاندار انتظام کیا کہ انصار کے دلوں کو بھی صدمہ سے بچا لیا اور اہل مکہ کا بھی دل رکھ لیا اور سعد کے بیٹے قیس کو بھی سمجھا دیا کہ تمہارے باپ سے جھنڈا اس لئے لے لیا گیا ہے کہ وہ اہل مکہ کو سزا دینے کا ارادہ رکھتے تھے مگر تم نے ایسا نہیں کرنا

اللھم صل علی محمد و آل محمد

ابوسفیان کا اہل مکہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عزائم کریمانہ سے اطلاع دینا۔

جب کہ مکہ نزدیک آگیا تو حضرت عباسؓ نے ابوسفیان کو کہا کہ ابوسفیان! اپنی سواری کو دوڑا کر مکہ پہنچو اور انھیں اطلاع دو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک جرار لشکر لے کر مکہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اور انھوں نے اس شکل میں مکہ والوں کو پناہ دینے کا اعلان کر دیا ہے۔ ابوسفیان کا یہ اعلان سن کر اور لوگ تو بے تحاشا ان گھروں اور جگہوں کی طرف دوڑ پڑے جن کے متعلق اعلان کیا گیا۔

(باقی)

عید فنڈ

یہ فنڈ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے قائم ہے سکرٹریان مال کو چاہیئے کہ عید سے پہلے ہی احباب کے گھروں پر پہنچ کر عید فنڈ وصول کرنے کا انتظام فرما دیں اس وقت عید فنڈ کی شرح ہر کمانے والے کے لئے ہر عید کے موقعہ پر ایک روپیہ فی کس تھی لیکن اب جب کہ احباب کی آمدنیاں بہت بڑھ چکی ہیں اس فنڈ کو ایک روپیہ فی کس تک محدود رکھنا مناسب نہیں بلکہ ہر دوست کو حسب توفیق عید فنڈ میں حصہ لینا چاہیئے۔

یاد رہے کہ عید فنڈ مرکزی چندہ ہے لہٰذا اس کی کل رقم مرکز میں بھجوانا چاہیئے اس فنڈ میں سے کوئی رقم مقامی طور پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔

(ناظر بیت المال)

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

شرعی قوانین کو کبھی اپنا نہیں سکتی۔ لیکن اس طرح کوئی حکومت اسلام کے خواہ تمام تر قوانین بھی اپنے دستور میں کھپا لے پھر بھی وہ اسلام کی قوت حاکمہ نہیں بن جاتی بلکہ ایک غیر مسلم حکومت بھی اسلام کے بعض قوانین اپنا سکتی ہے مثلاً اگر بھارت کی حکومت اسلامی طلاق یا زنا کی اسلامی سزا اپنے قانون میں داخل کر لے تو اس طرح بھی گو اسلامی قوانین کا نفاذ ہوگا مگر اس کو نافذ کرنے والی حکومت اسلام کی قوت حاکمہ نہیں بن جائے گی۔

مولوی کوثر نیازی صاحب نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ

"علماء میں پہلے بھی اختلافات تھے اور وہ ایک دوسرے کی رائے اور فکر سے اختلاف رکھتے تھے اور یہ کوئی نئی بات نہیں۔ یہ اختلاف بالکل اسی قسم کا تھا جس قسم کا اختلاف مجسٹریٹوں سیشن یا ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے ججوں میں ہوتا ہے ضلع کچہری میں ایک مقدمہ میں کسی ملزم کو سزا دی جاتی ہے اور سیشن یا ہائی کورٹ اسے بری قرار دیتے ہیں ایک ہی قانون کے تحت ایک ہی مقدمہ میں سیشن اور ہائی کورٹ کے فیصلے بسا اوقات بالکل مختلف ہوتے ہیں۔

فرق یہ ہے کہ پہلے علماء میں جو اختلافات ہوتے تھے وہ مخالفت کے رنگ میں نہیں تھے اور ان کی وجہ سے افتراق نہیں پھیلا ہوگا۔ علماء اختلاف کی بناء پر امت کو لڑاتے نہیں تھے۔ گروہ نہیں بناتے تھے۔ اختلاف کی بناء پر ایک دوسرے سے لڑتے نہیں تھے۔ وہ ایک دوسرے کے علم کا اعتراف کرتے اور باہم دگر احترام کرتے تھے۔

مشہور واقعہ ہے حضرت امام شافعیؒ رفع یدین کے قائل تھے ایک بار وہ حضرت امام ابوحنیفہؒ کی قبر پر فاتحہ خوانی کے لئے گئے۔ فاتحہ خوانی کے بعد آپ نے وہیں نماز پڑھی اور رفع یدین نہیں کیا۔ ایک شخص نے آپ سے استفسار کیا کہ جناب آپ نے رفع یدین نہیں کیا؟ حضرت امام شافعیؒ نے جواب دیا مجھے اس قبر والے (امام ابوحنیفہؒ) سے شرم آتی ہے کیونکہ رفع یدین ان کا مسلک نہیں اسلئے یہاں رفع یدین کرنا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔

اس وقت کے علماء اور اکابر دین میں رواداری، کشادہ دلی اور فراخ حوصلگی موجود تھی جو آج کل ختم ہوتی جارہی ہے"۔

(نوائے وقت ۱/۲ ۶۴ء ص ۳)

یہ درست ہے مگر مولوی صاحب اس کی حقیقی وجہ نہیں سمجھ سکے کہ ان علمائے حق میں اختلافات کے باوجود رواداری کیوں تھی؟ وجہ یہ تھی کہ علمائے حق تھے اور وہ جانتے تھے کہ اسلام کو قوت حاکمہ سیاسی طریقوں سے نہیں بنایا جا سکتا اسلئے وہ سیاست سے اپنا دامن پاک رکھتے تھے وہ اسلام کے نام پر سیاسی پارٹیاں نہیں بناتے تھے مگر انہی ادوار میں ایسے علماء بھی تھے جو سیاست باز تھے جو حکام سے ملے رہتے تھے۔ ان کے لئے فتوے دیتے تھے۔

چنانچہ یہی وجہ ہے کہ علمائے حق قاضی القضاۃ کے عظیم الشان عہدوں کے حصول کو مناسب نہیں سمجھتے تھے بلکہ جبر سے بھی ان کو قبول نہیں کرتے تھے۔ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ اور امام احمد بن حنبل پر جو ظلم و ستم ہوئے وہ اسی وجہ سے ہوئے کہ سیاسی پارٹی باز اہل علم حضرات ان کو پارٹی بازی کی گندگیوں سے آلودہ کرنا چاہتے تھے مگر وہ سختی سے انکار کرتے تھے۔ آج کے اہل علم حضرات اسی لئے اختلافات کو زیادہ ہوا دیتے ہیں کہ سیاست ان کے دل و دماغ پر چھائی ہوئی ہے اگر پاکستان میں اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بازی ممنوع قرار دے دی جائے تو آپ دیکھیں گے کہ اختلاف عقائد کے باوجود یہاں کے اہل علم حضرات زیادہ روادار بن جائیں گے اور ایک دوسرے کی زیادہ عزت و تکریم کرنے لگیں گے لیکن جب تک سیاسی اقتدار کی چاٹ موجود رہے گی آپ لاکھ جتن کریں نہ تو اہل علم حضرات میں رواداری پیدا ہو سکتی ہے اور نہ اسلامی فرقوں کے اختلافات اپنی موجودہ تلخی کھو سکتے ہیں۔

یہ ایک نسخہ ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افادات میں سے ہے اور ہمیں یقین ہے کہ گو غیر محسوس طور پر ہی سہی ہمارے اہل علم حضرات اس نسخہ کی آزمائش کرنے کے لئے آمادہ ہو رہے ہیں چنانچہ مودودی صاحب تک بھی جو اسلام کے نام پر یہاں سیاسی پارٹی بازی کے گویا موجد سمجھے جا سکتے ہیں اس سے متاثر نظر آتے ہیں۔ اگرچہ ابھی آپ کو پوری عرفان نہیں ہوا البتہ آپ کا جو ساتھی اس حقیقت کو پا لیتا ہے وہ آپ سے جدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً مولوی منظور احمد صاحب۔ مولوی امین احسن اصلاحی۔ حکیم عبدالرحیم اشرف وغیرہم۔ اور ہمیں یقین ہے کہ اگر مولوی کوثر نیازی نے بھی اسی نہج پر سوچنے کی کوشش کی تو جلد یا بدیر وہ بھی حقیقت کو پا جائیں گے اور ان کو معلوم ہو جائے گا کہ ہمیشہ کی طرح آج بھی مسلمانوں میں انتشار پھیلانے والی قوت مصنوعی ذرائع سے دین کو قوت حاکمہ بنانے کی کوشش چلی آئی ہے۔

اِک چراغ اور بجھا

مکرم منظور احمد صاحب نوشہرہ کا چھاؤنی

ماضی کی طرف نظر دوڑاتا ہوں تو یاد آتا ہے کہ ایسا کونسا موقع گزرا جس پر حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ عنہ کی تیر کی طرح نشانے پر بیٹھنے والی دعاؤں سے فیض حاصل نہ کیا ہو۔ کونسی بیماری، کونسی پریشانی۔ کونسی چھوٹی سے چھوٹی بھی ایسی تکلیف تھی کہ ہاتھ بے اختیار دعا کے لئے لکھنے کے واسطے قلم پر نہ پڑا ہو۔

حضرت مولوی صاحب مرحوم کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ عمرہٗ کی ذاتِ اقدس کے ساتھ جو خادمانہ عقیدت تھی نہایت ہی قابلِ رشک تھی۔ انہی کی ذات کو تمام فیوض و برکات کا سرچشمہ جانتے تھے۔ مختصر یہ کہ ع

"وہ ہے میں چیز کیا ہوں"

والی کیفیت تھی۔ ایک دفعہ خاکسار نے حضرت مرحوم کو اپنا ایک خواب بیان کیا جس میں خاکسار نے حضرت مرحوم کو دیکھا کہ خاکسار سے فرماتے ہیں "آؤ" "درود شریف پڑھ لیں" سن کر فرمانے لگے کہ "غلام" کا لفظ قرآن کریم میں لڑکے کے لئے آیا ہے۔ اس لئے "غلام رسول" کو جو آپ نے دیکھا تو اس سے "غلام رسول راجیکی" مراد نہیں بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح مراد ہیں جو کہ مامور کے لڑکے ہیں اور یہ فیض رسالِ ہدایت دراصل انہوں نے ہی خواب میں آپ کو فرمائی ہے۔ اس کے ساتھ ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے مبلغ ۱۰۲ روپے تحریک جدید میں دینے کی ہدایت فرمائی بہت سیر چشم واقع ہوئے تھے۔ اکثر ہدیہ یا نذرانہ کی رقم درخواست کرنے والے کی طرف سے صدقہ کر دیتے تھے۔ دعا فرمانے کے بعد اگر ایسا امر واقع ہو تو اکثر بتا دیا کرتے تھے کہ کچھ روشنی نظر آئی ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شرفِ قبولیت کا امکان ہے ایک دفعہ ۱۹۵۸ء میں میری ترقی کا معاملہ درپیش تھا۔ کاغذات کو آخری شکل دے دی گئی تھی اور محض فیصلے کا انتظار تھا۔ میں حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دعا کے لئے درخواست کی۔ دعا کرنے کے بعد فرمایا۔

"کچھ کچھ دھندلا اور خفیف سی روشنی نظر آئی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مزید دعا کی ضرورت ہے۔" مزید دعا کی درخواست کر کے میں چلا آیا۔ ۱۹۵۸ء کا معاملہ اس قدر طول پکڑ گیا کہ اب ۱۹۶۳ء میں پانچ برس کے بعد ترقی کے احکام موصول ہوئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ بے نیاز ہے۔

میرا تعلق حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ سے چونکہ صرف دعا کی حد تک ہی تھا اس لئے ان کی عام زندگی کے متعلق تو نہیں۔ لیکن دعا کے سلسلہ میں ایک واقعہ سے میں نے اندازہ لگایا کہ حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ ایسے کسی بھی معاملے سے جس میں ایک شائبہ بھی شریعت کے خلاف معلوم ہوتا۔ فوراً دامن چھڑا لیتے تھے۔ ایک دوست نے پے در پے دعا کے لئے خطوط لکھے۔ جن میں بہت ہی اضطراب اور بےکلی کا اظہار ہوتا تھا مگر دعا طلب امر کو مخفی رکھا جاتا تھا۔ حضرت مولوی صاحب کی فراست اور بصیرت دیکھئے کہ جواب میں لکھ پوچھا "کیا آپ کو کسی سے عشق ہو گیا ہے؟" ان دوست کے اثبات میں جواب دینے پر دوسرا خط حضرت مولوی صاحب کا یہ آیا کہ "آپ اس عاجز کو آئندہ خط و کتابت سے معاف رکھیں"۔

۱۹۶۰ء میں خاکسار ایک سرکاری سکیم کے ماتحت زمین حاصل کرنے کی کوشش کر رہا تھا اور حضرت مولوی صاحب قبولیتِ دعا کے آثار مشاہدہ فرما رہے تھے۔ پورا ایک سال گذر گیا تین بار درخواست نامنظور ہوئی۔ مگر آخر دسمبر ۱۹۶۰ء میں مجھے زمین الاٹ ہو گئی۔ (الحمد للہ علی ذالک) حضرت مولوی صاحب کو اطلاع بھیجی۔ جواب آیا "اللہ مبارک کرے اور ہر قسم کے پریشان کن حادثات سے محفوظ رکھے"۔ میں حیران کہ زمین کے ساتھ حادثات کا کیا تعلق؟ چند ہی روز گزرے تھے کہ میری کار الٹ گئی۔ لیکن میں بفضلہ تعالےٰ چند منٹ پہلے اس سے اتر چکا تھا۔ افسوس کہ کسی کا ایک لڑکا اس حادثہ میں ضائع ہو گیا۔ ذالک تقدیر العزیز الرحیم۔ پھر یہی زمین کئی بار منسوخ ہو ہو کر بحال ہوتی رہی جس سے دو تین برس تک سخت پریشانی کا سامنا رہا۔

ستمبر ۱۹۶۲ء میں مدارس کی رخصتیں ختم ہونے پر میں اپنے لڑکے عزیزم زاہد منظور کو تعلیم الاسلام ہائی سکول میں داخل کرانے کی غرض سے ربوہ لے گیا۔ اور پھر حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں بھی لے گیا۔ حسب معمول دعا کی درخواست کی۔ دعا شروع ہوئی۔ جس میں ہم بھی شامل تھے۔ میں اسلام اور احمدیت کی ترقیات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت، اپنے اور اپنے بچوں کے خادم دین ہونے کے لئے اور پھر اپنی ترقی، زمین کے معاملہ میں کامیابی وغیرہ کی دعائیں کرتا رہا۔ تھوڑی دیر کے بعد آمین کہہ کر حضرت مولوی صاحب نے دعا ختم کی اور نہایت بشاشت کے ساتھ فرمایا کہ بہت روشنی نظر آئی ہے اور دعا کے دوران کشفی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی دیکھا ہے کہ وہ بھی ہمارے ساتھ دعا فرما رہے ہیں۔ یہ ایمان افروز اور مسرت انگیز حال سن کر دل انتہائی تشکر اور خوشی کی کیفیات سے لبریز و لذت اندوز ہوا۔ کچھ دیر کے بعد حضرت کی علالت کے پیش نظر اجازت لی اور چلے آئے۔ راستے میں عزیزم زاہد منظور نے بیان کیا کہ حضرت مولوی صاحب کا رنگ تو کافی سانولہ سا ہے مگر دعا کے دوران میں میری نظر پڑی کہ ایک وقت ایسا آیا کہ چہرہ کی رنگت سفید اور خوبصورت ہو گئی تھی۔

خاکسار سمجھتا ہے کہ یہ کیفیت عین اسی لمحہ عزیز نے مشاہدہ کی ہو گی۔ جبکہ حضرت مسیح دوراں و مہدیِ زماں کشفی طور پر شریک محفل تھے ع

مسیح خود دبیرِ مجلس بود شب جائے کہ من بودم

نیز خاکسار یہ سمجھتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احمدیت کی ترقیات کی دعاؤں سے ہی متاثر و مضطرب ہو کر ہماری دعا میں روحانی طور پر شامل ہوئے تھے۔ اللہ تعالےٰ جلد وہ دن لائے کہ ہم بچشم خود دیکھیں کہ اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہی اس دنیا پر سب سے اونچا لہرا رہا ہو۔ آمین ثم آمین! یہ خاکسار کی آخری ملاقات تھی

ایک رات خواب میں دیکھا کہ ایک مسجد میں حضرت مولوی صاحب تشریف فرما ہیں۔ صحت نہایت عمدہ ہے اور جسم بھاری و چوبند ہے۔ عمدہ شیروانی زیب تن ہے۔ اعلےٰ قسم کی لنگی کی دستار باندھی ہوئی ہے۔ عمر کوئی چالیس اور پچاس کے درمیان معلوم ہوتی ہے اور چہرے پر بلکہ پورے سراپا پر اس قدر حسن برس رہا ہے کہ دیکھنے سے ایک عجیب قسم کی لذت اور سرور و انبساط طبیعت میں پیدا ہوتا ہے اور آپ کی شخصیت کچھ ایسی پُرکشش ہے کہ الفاظ بیان نہیں کر سکتے۔ خاکسار سامنے دو زانو بیٹھا اس دلکش نظارہ سے لذت اندوز ہو رہا ہے۔ حضرت نے فرمایا آؤ دعا کریں۔ خاکسار نے ہاتھ اٹھائے۔ درود شریف پڑھا پھر "ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃً...." والی دعا پڑھی اور "فی الدنیا حسنۃً" کہتے وقت خواب ہی میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا بیان فرمودہ وہ نکتہ ذہن میں تازہ کیا کہ "فی الدنیا حسنۃً" سے مراد دنیا کے اندر روحانی اچھائیاں مراد ہیں نہ کہ دنیا کی حسنات۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے الفاظ "فی الدنیا حسنۃً" رکھے ہیں نہ کہ "حسنۃ الدنیا"۔ غرض دعا کرتے کرتے ہی دو بار کی حالت جاتی رہی۔ لیکن صبح تک جو نشاط آفریں کیف طاری رہا بیان سے باہر ہے۔ خاکسار نے اپنی اہلیہ صاحبہ کو یہ خواب سنایا تو ان کی زبان سے بیساختہ نکلا "کہیں حضرت مولوی صاحب وفات نہ پا جائیں" یہ ۱۵ اور ۱۶ دسمبر کی رات کی بات تھی۔ ہاں

وہی رات کہ جس میں آسمانِ روحانیت کا یہ درخشندہ ستارہ جو "اصحابی کالنجوم" اور "آخرین منھم لما یلحقوا بھم" کے مصداق بہتوں کو راہ دکھاتا رہا اب ہمیشہ کے لئے اس دنیا کے افق سے اوجھل ہو چکا تھا باقی اللہ تعالےٰ کی ذات ہے۔

اللّٰھم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک وسلم انک حمید مجید

الفرقان کا قمر الانبیاء نمبر

اللہ تعالےٰ کے فضل سے ماہنامہ الفرقان کا خاص نمبر سیدی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے بارے میں شائع ہو رہا ہے۔ اس خاص نمبر کے لئے اہل قلم اور اہل دل حضرات سے اپنے تاثرات بھجوانے کے لئے درخواست ہے یہ خاص نمبر شروع اپریل ۱۹۶۴ء کو شائع ہو جائے گا۔

ایڈیٹر الفرقان ربوہ

درخواست دعا

مولوی عبدالواحد صاحب سابق ایڈیٹر "اصلاح" حال قائد آباد ضلع سرگودھا مسلسل بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اب ان کو بلڈ پریشر اور ضعف قلب کی بھی شکایت ہے۔ دایاں بازو کافی کمزور ہو چکا ہے۔ انہوں نے درخواست کی ہے کہ سب احباب جماعت اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(ظہور احمد از ربوہ)

حضرت مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی رضی اللہ عنہ کی زندگی کا ایک واقعہ

— مکرم امام بخش خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ میرو ترکی تحصیل وزیر آباد —

بتیس یا تینتیس سال پہلے کا ذکر ہے صحیح تاریخ اور سن یاد نہیں۔ حضرت مولانا راجیکی صاحب رضی اللہ عنہ بسلسلہ تبلیغ تونسہ تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ انہی دنوں مولوی محمد بخش شاہ صاحب سکنہ سوکڑ تحصیل تونسہ معاندین سلسلہ عالیہ میں سے اول درجہ کے معاند تھے اور بڑے جوش سے تکذیب پر کمربستہ تھے۔ چند شرفائے تونسہ کے مشورہ سے شاہ صاحب اور حضرت مولانا صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان گفتگو بر رنگ مناظرہ کا پروگرام تجویز ہوا۔ طے پایا کہ تین دن تک گفتگو ہو۔ نماز ظہر کے بعد نماز عصر تک دو گھنٹے مقرر ہوئے۔ ہر روز پہلا وقت ایک گھنٹہ مولانا صاحب کا اور دوسرا وقت ایک گھنٹہ جناب شاہ صاحب کا۔ پہلے دو دنوں کی کارروائی سے میں نے اور برادرم بزرگوار گل محمد خان صاحب نے کچھ کلفت سی محسوس کی جو ہماری بستی کے اور مضافات کے لوگوں نے جو صرف سننا جانتے ہیں۔ درایت اور سوچ بچار کی طرف قطعاً توجہ نہیں، کچھ اثر نہ لیا۔ تو تیسرے دن میرے بھائی صاحب نے ایک درخواست لکھ کر مجھے دی کہ یہ حضرت مولانا ممدوح کی خدمت میں پہنچا دی جائے اور خود شمولیت نہ کی۔ میں نے تیسرے دن ظہر سے قبل وہ درخواست آپ کی خدمت میں پیش کی۔ آپ اس وقت نیند سے بیدار ہوئے تھے۔ درخواست کو پڑھ کر فرمایا۔ ابھی خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میری پیٹھ پر تھپکی دی ہے اور فرمایا ہے کہ تمہاری فتح ہے۔ آخر ہم موجود الوقت احمدیوں نے حضرت مولانا کی اقتداء میں نماز ظہر ادا کی اور پھر مقام مناظرہ پر پہنچ گئے۔ ادھر میں ظہر سے پہلے بلکہ جناب حضرت مولانا راجیکی صاحب کی خدمت میں پہنچنے سے پہلے اتفاقاً سڑک پر گھومتے ہوئے شاہ صاحب کے یہ لفظ سن آیا تھا جو بڑے جوش سے کہہ رہے تھے کہ آج میں نے مرزائیوں کا جنازہ نکالنا ہے۔ بالآخر ہم بمعیت حضرت مولانا ممدوح مقام مناظرہ میں پہنچے۔ ابھی کارروائی شروع نہیں ہوئی تھی۔ کہ غیر احمدی صاحبان کے مجمع میں سے ایک انسان اٹھا (غالباً وہ شمالی علاقہ بنوں یا کوہاٹ وغیرہ کا سکونتی معلوم ہوتا تھا جو تقریباً ایک ڈیڑھ ماہ پہلے سے تونسہ کی گلیوں میں پھرتا رہتا تھا) اس نے تمام مجمع کو مخاطب کیا اور کہا۔ لوگو آج تیسرا دن ہے کہ بحث شروع ہے اور کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ اس طرف کا مولوی" (جناب شاہ صاحب کی طرف اشارہ کر کے) "یہ صریح بدزبان ہے کوئی معقول بات نہیں کر رہا۔ اس طرف کا مولوی بہت نیک انسان ہے۔ ہر دفعہ ۔۔۔ کوئی شعر پڑھ کر تقریر شروع کرتا ہے آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ حق کس طرف ہے اگر ایک مرید اپنے پیر میں فنا ہو کر فنا فی الشیخ ہو سکتا ہے تو ایک امتی اپنے رسول میں فنا فی الرسول کا مقام کیوں حاصل نہیں کر سکتا؟ میرا پیر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے دعوے میں سچا ہے"

بس وہ اتنا کہہ پایا تھا کہ شاہ صاحب کے شاگرد اس پر پل پڑے اسے دھکے دینے اور مارنے لگے۔ پھر اس نے کہا کہ یہ لوگ مجھے بولنے نہیں دیتے۔ آؤ بقیہ حصہ تمہیں سڑک پر جا کر سناؤں۔ پھر وہ وہیں گم ہو گیا۔ اس اعلان کے سننے سے لوگوں پر تھوڑے سے وقت کے لئے سکتہ سا چھا گیا۔ پھر بعد میں تقریریں ہوئیں۔ حضرت مولوی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مختصر الفاظ میں تمام معروف اعتراضات کے ناقابل تردید جوابات دے کر نہایت ناصحانہ انداز میں مامور زمانہ کی جماعت میں شمولیت کی تحریک فرمائی۔

شاہ صاحب پر کچھ ایسا رعب چھایا کہ پسینہ سے عرق عرق ہو گئے۔ قمیص واسکٹ پسینہ سے شرابور ہو گئے پانچ پانچ منٹ شاہ صاحب کو کتاب کی ورق گردانی پر لگتے حوالے نہ ملتے۔ ہاتھ کانپتے غرض نہایت زبوں حالی کا مظاہرہ ہوا۔ اور خدا خدا کر کے اپنا وقت ختم کیا۔ اس حالت کو دیکھ کر ہر شخص یہ محسوس کر رہا تھا کہ آج احمدیت کو نمایاں فتح نصیب ہوتی ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

احمدی تاجر حضرات —— توجہ فرمادیں

سیدنا حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود چندہ تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے تاجر حضرات کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

(۱) اگر ہر شخص (تاجر) یہ عہد کرے کہ میں ہفتہ کے پہلے دن پہلا سودا خدا تعالیٰ کے نام پر کروں گا۔ تو ہر ہفتہ کے دن اس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوگی کہ دیکھوں آج خدا تعالیٰ کے سودے کے لئے دس روپے کا گاہک آتا ہے یا دو پیسے کا گاہک آتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس کا فرض یہی ہے کہ وہ ہفتہ کے پہلے سودے کا منافعہ مساجد (ممالک بیرون) کی تعمیر کے لئے دیدیا کرے۔"

(۲) "یہ ایک اس قسم کا پُرلطف کام ہے کہ بجائے طبیعت پر بوجھ ہونے کے انسان کو اس میں لطف آتا ہے۔ اور طبائع میں انشراح قائم رہتا ہے ۔ ۔ ۔
۔ ۔ ۔ اب تو تاجر سارا دن بیٹھا رہتا ہے۔ اور اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی طرف کوئی توجہ ہی پیدا نہیں ہوتی۔ لیکن مہینہ (یا ہفتہ) کے پہلے سودے کے لئے وہ ضرور سوچے گا۔ کہ دیکھو آج مجھے کیا ملتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ سے کتنا ثواب حاصل کرتا ہوں۔ اس طرح قدم بقدم خدا تعالیٰ کے قریب ہوتا چلا جائے گا۔"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اذکروا موتاکم بالخیر

عبدالسمیع خان صاحب مرحوم

عبدالسمیع خان مکرم عبدالمنان خان صاحب ٹیلر ماسٹر کے بڑے بیٹے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت محمد حسین خان صاحب رضی اللہ عنہ ٹیلر ماسٹر کے پوتے تھے۔ فروری ۱۹۴۲ء میں پیدا ہوئے اور مورخہ ۹/۱۰ ستمبر کی درمیانی شب بعمر ۲۲ سال ایک حادثہ کے نتیجہ میں اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم۔ سعادتمند۔ فرمانبردار۔ نیک خو۔ خوش خلق۔ سنجیدہ۔ نرم مزاج اور محنتی لڑکے سے محبت کرنے والے تھے۔ مرحوم کا ہر مشکل کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنا ایک خاص وصف تھا۔ حادثے میں شدید چوٹ آنے کے باوجود بلند ہمتی اور کمال حوصلہ سے بیانات قلمبند کروائے کچھ عرصہ فوج میں گزارا۔ اس کے بعد موٹر میکینک کا کام لائلپور میں شروع کر دیا۔ میرے ساتھ بہت محبت تھی۔ بچپن اکٹھا گزرا۔ اکٹھے کھیلتے رہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ (مرحوم کو) اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور درجات بلند کرے۔ اور اس کے والدین اور اقرباء کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔ (سعید اللہ خان منشی فاضل سیکرٹری ایریا۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ ماسٹر محمد خان صاحب ننکانہ صاحب کی اہلیہ محترمہ کے کالے موتیا کا اپریشن ہوا ہے۔ صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب)

۲۔ میرے اباجان سردار مقبول احمد صاحب ذبیح شاہد واقف زندگی۔ اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے یوگنڈا مشرقی افریقہ گئے ہوئے ہیں۔ صحابہ کرام درویشان قادیان اور دیگر بزرگان دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ میرے اباجان کو صحت اور تندرستی کے ساتھ اعلیٰ سے اعلیٰ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (سردار مبین احمد محلہ دار الصدر جنوبی ربوہ)

۳۔ میرا لڑکا محمد اشرف جاوید کئی دنوں سے بعارضہ بخار و اسہال وغیرہ سخت بیمار ہے۔ اس کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(محمد ارشد ولد منشی محمد اسماعیل صاحب کاتب فیروزوالہ ضلع گوجرانوالہ)

۴۔ میری ہمشیرہ نعیمہ بشریٰ صاحبہ کئی دنوں سے علیل چلی آ رہی ہے۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب رحیم یار خان کے بچے بھی بیمار ہیں اور محترم فضل کریم صاحب بھی تاحال بدستور علیل ہے۔ جملہ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دلی دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے۔
(میاں اقبال احمد راجن پوری)

۵۔ میرے بھائی میرزا بشیر احمد صاحب شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔
(بسم اللہ بیگ ناظم مال پشاور)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● نیویارک ۳۰ جنوری۔ اقوام متحدہ کے مبصرین کا اندازہ ہے کہ اس مرتبہ کشمیر کے سوال پر سوویت یونین کا نمائندہ اپنا حق استرداد (ویٹو) استعمال نہیں کرے گا انھوں نے یہ اندازہ ایک تو اس بنا پر قائم کیا ہے کہ ہندوستانی حلقے ابھی سے یہ کہنے لگے ہیں کہ وہ سوویٹ یونین کے حق استرداد کی پناہ نہیں لیں گے اور دوسرے اس بنا پر کہ حق استرداد استعمال کر کے سوویت یونین اینگلو امریکی نمائندوں کی مشکل آسان کر دے گی وہ حسب سابق یہ کہہ کر خاموش ہو جائیں گے کہ سوویٹ یونین نے انھیں بےبس کر دیا ہے۔!

● سلامتی کونسل کا اجلاس ۳ فروری کو ہو رہا ہے اور توقع ہے کہ پاکستانی وفد کے مطالبے پر اینگلو امریکی مندوب مصالحتی قرارداد پیش کریں گے اپریل ۱۹۶۲ء کی قرارداد میں فریقین کو کسی مصالحت کنندہ کی خدمات سے فائدہ اٹھانے کی ہدایت کی گئی تھی اس مرتبہ شاید صرف اس نوع کی سفارش ہی نہ کی جائے بلکہ ممکن ہے کہ کسی مصالحت کنندہ ملک کا نام بھی تجویز کر دیا جائے۔

● لاہور ۳۰ جنوری۔ صدر محمد ایوب نے پہلی بنڈونگ کانفرنس کی طرز پر دوسری افریشیائی کانفرنس بلانے کی ضرورت پر زور دیا ہے

انھوں نے ایک مقامی ہفت روزہ کے ایڈیٹر سے ایک انٹرویو کے دوران کہا مشترک مسائل پر تبادلہ خیال کرنے کے لئے افریشیائی ملکوں کے نمائندوں کا اجتماع ضروری ہے تاکہ وہ ایک دوسرے کو اپنے مسائل سے آگاہ کر سکیں اور ان کا پرامن حل بھی تلاش کر سکیں

انھوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ ہندوستان اس قسم کی کانفرنس بلانے میں مدد دینے کی بجائے اس کی مخالفت کر رہا ہے لیکن یہ کوئی نئی بات نہیں ہندوستانی تدبر تھک چکا ہے اور تعلّی اور ملامت ہندوستانی سیاست کا جزو لاینفک بن چکی ہے۔

● واشنگٹن ۳۰ جنوری۔ امریکہ کی طرف سے ہندوستان کو جو فوجی امداد مل رہی ہے اس سے کشمیر پر ہندوستان کے غاصبانہ تسلط کی گرفت زیادہ مضبوط ہو گئی ہے امریکہ نے ہندوستان کو مسلسل فوجی امداد دینے کا منصوبہ بنا رکھا ہے لیکن آئندہ چند ہفتوں میں امداد دینے سے پہلے امریکہ کو اس کے اثرات کا انتہائی سنجیدگی سے جائزہ لینا ہوگا اس خیال کا اظہار امریکی اخبار "ایوننگ اسٹار" کے نامہ نگار کرچ فیلڈ نے کیا ہے

● کرچ فیلڈ وادی کشمیر کا غیر ملکی نامہ نگار تھا جسے ہندوستان کے خلاف کشمیریوں کی حالیہ بغاوت میں مقبوضہ کشمیر جانے کی دعوت دی گئی تھی انہوں نے اپنی آنکھوں سے مقبوضہ کشمیر کے حالات دیکھنے کے بعد اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے متعلق امریکی پالیسی کا تعین واقعات کے پیش نظر کرنا چاہیئے جو دسمبر اور اس کے بعد سے مقبوضہ کشمیر میں ہو رہے ہیں۔

● مظفرآباد ۳۰ جنوری۔ آزاد جموں و کشمیر کے صدر مسٹر کے ایچ خورشید نے یہاں ایک کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ... اس مظالم پر خاموش نہیں ... سکتے جو مقبوضہ ... رہا ہے گی ۱۰ اور مظلوم کشمیریوں پر توڑے جا رہے ہیں

مقبوضہ کشمیر میں کشمیریوں نے ہندوستانی مظالم کا مقابلہ جس پامردی اور حوصلے سے کیا ہے ساری دنیا نے ان کی بہادری کا لوہا مان لیا ہے اور انھیں سلام کرتی ہے صدر خورشید نے سلامتی کونسل کے ارکان پر زور دیا کہ کشمیریوں کو اپنی قسمت کا فیصلہ آپ کرنے کا حق دلایا جائے۔

● لندن ۳۰ جنوری۔ برطانوی حکومت کے ترجمان نے کہا ہے کہ روسی حکومت نے اتوار کے روز برطانیہ کو زنجبار کے معاملات سے الگ رہنے کی جو تنبیہہ کی ہے برطانوی حکومت نے اسے کوئی اہمیت نہیں دی کیونکہ روسی اعلان سستی شہرت حاصل کرنے کے سلسلے کی ایک کڑی ہے جو اس بحر ہند کے گرم مسالے پیدا کرنے والے جزیرے کی صورت حال سے فائدہ اٹھا کر کیا ہے با خبر ذرائع سے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ زنجبار میں برطانوی فوجوں کے ازسر نو انتظامات مکمل ہونے کی خبر بالکل بے بنیاد ہے۔

● بیڈن ۳۰ جنوری معلوم ہوا ہے کہ کل مشرقی جرمنی پر پرواز کرنے والے ایک امریکی طیارہ کو گرا لیا گیا ہے کہا جاتا ہے کہ یہ طیارہ جس میں امریکی فوج کے تین افسر سوار تھے مغربی جرمنی کے ایک ہوائی اڈہ سے روانہ ہوا تھا اور مشرقی جرمنی پر پرواز کے دوران امریکی حکام نے راڈار کے ذریعے اس سے رابطہ قائم کر لیا تھا۔

● واشنگٹن ۳۰ جنوری۔ امریکی اٹارنی جنرل مسٹر رابرٹ کینیڈی نے کل صبح صدر جانسن کو ملائشیا کی صورت حال پر رپورٹ دے دی انھوں نے بتایا کہ یہ کشمکش اگر اس کا کوئی صحیح حل تلاش نہ ہوا تو وسیع پیمانے کی جنگ پر منتج ہوگی مسٹر کینیڈی کے دورہ کے دوران صدر سوکارنو نے جنگ بندی کا سمجھوتہ منظور کر لیا واشنگٹن واپس آتے ہی مسٹر کینیڈی نے وہائٹ ہاؤس میں کل صبح صدر جانسن کے علاوہ امریکہ کے چوٹی کے افسروں اور کانگرس کے ممتاز ممبران سے بھی گفتگو کی مسٹر کینیڈی کو ہمراہ لے کر اخبار کے نمائندوں سے ملے اور کہا کہ اٹارنی جنرل نے اپنا مشن تعمیری طور پر پورا کیا ہے اور انھیں حقیقی کامیابی حاصل ہوئی ہے

● انقرہ ۳۰ جنوری۔ کل ترکی کی قومی اسمبلی میں چار باغی رہنماؤں کی سزائے موت کی توثیق کے سوال کے دوران مار پیٹ شروع ہو گئی مگر بالآخر اسمبلی نے ۵۲ کے مقابلہ پر ۱۲۲ ووٹوں کی اکثریت سے سزاؤں کی توثیق کر دی جھگڑے کی ابتدا اس وقت ہوئی جب جسٹس پارٹی کے ایک رکن نے بحث کے دوران نہایت جذباتی انداز میں یہ اعلان کیا کہ ۲۷ مئی کے انقلابات نے فوج کا شیرازہ منتشر کر کے رکھ دیا ہے یہ سنتے ہی جسٹس پارٹی اور ری پبلکن پارٹی کے ارکان نے آپس میں لڑنا شروع کر دیا اور یہ لڑائی کوئی گیارہ منٹ تک جاری رہی۔

● اقوام متحدہ ۳۰ جنوری سیکریٹری جنرل اقوام متحدہ مسٹر اوتھانٹ نے یونان قبرص اور ترکی سے اپیل کی ہے کہ قبرص کے بحران کے دوران میں انتہائی میانہ روی اختیار کریں اور اس علاقے میں قیام امن کی کوششوں کو تقویت دیں۔

● کوپن ہیگن ۳۰ جنوری۔ روسی وزیراعظم مسٹر خروشیف عنقریب سویڈن ناروے اور ڈنمارک کا دورہ کریں گے روسی حکومت نے ان ملکوں کے سفارتخانوں کو ماسکو میں اطلاع دے دی ہے کہ مسٹر خروشیف ۱۷ سے ۲۱ جون تک ڈنمارک ۲۲ جون سے ۲۷ جون تک سویڈن اور ۲۸ جون سے ۲ جولائی تک ناروے کا دورہ کریں گے۔ یہ پتہ نہیں چل سکا کہ وہ سمندر کے راستے سے آئیں گے یا ہوائی جہاز سے سفر کریں گے اور ان کے ہمراہ کتنے افراد ہوں گے۔

● نئی دہلی ۳۰ جنوری پیتھالوجی کے ماہر روسی ڈاکٹر نے کہا ہے کہ بھارت میں کثرت سے پان کھانے کی وجہ سے منہ میں سرطان کا مرض لاحق ہو جاتا ہے انھوں نے کہا منہ میں سرطان کا مرض ازبکستان میں بھی ہے کیونکہ وہاں پر بھی لوگ بھارت کی طرح تمباکو چونے اور چھالیہ کے ساتھ پان کھاتے ہیں۔

● پیرس ۳۰ جنوری فرانسیسی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ فرانس اور عوامی جمہوریہ چین کا سفارتی تعلقات کے قیام پر سمجھوتہ بلا کسی شرط کے ہوا ہے فرانسیسی حکومت نے اس سلسلہ میں تائیوان سے سفارتی تعلقات توڑنے کی کوئی وجہ نہیں دیکھی۔

● رباط ۳۰ جنوری۔ ملائشی فیڈریشن کا وفد جو ان دنوں تنکو عبدالرحمن کے وزیراعظم کی رہنمائی میں افریقی ملکوں کا دورہ کر رہا ہے تونس سے یہاں پہنچ گیا۔

● نئی دہلی ۳۰ جنوری گجرات میں سردی کی شدت سے ٹھٹھر اور اموات ہو جانے سے مرنے والوں کی تعداد ۱۲ ہو گئی دو اموات داگرہ تعلقہ اور ایک موت مودہ تعلقہ میں ہوئی۔

● نیروبی ۳۰ جنوری۔ کینیا۔ یوگنڈا اور ٹانگانیکا میں فوجوں نے پچھلے ہفتے جو بغاوت کی تھی وہ ختم ہو گئی ہے اور ملکی امن و امان بحال ہو گیا۔

● راولپنڈی ۳۰ جنوری۔ حکومت مغربی پاکستان نے گزشتہ دس سالوں کے دوران میں گوردواروں اور مندروں کی مرمت پر دس لاکھ روپے سے زائد رقم خرچ کی ہے۔

گزشتہ سال۔ اپ ٹو ڈیٹ راولپنڈی۔ گوجرانوالہ شیخوپورہ منٹگمری کا اور لاہور کے گوردواروں اور مندروں کی مرمت پر ایک لاکھ اٹھاون ہزار ساٹھ روپے خرچ کئے گئے حکومت کی جانب سے غیر مسلموں کے مذہبی مقامات کو مناسب حالت میں رکھنے اور ان کے بہتر انتظامات کی پالیسی کے تحت یہ اقدامات کئے جا رہے ہیں ان تمام مقامات کے معاملات کی ذمہ داری متروکہ املاک ٹرسٹ بورڈ کے ذمہ ہے۔

● ڈھاکہ ۳۰ جنوری۔ یوگوسلاوی وزیر خارجہ مسٹر کوچا نے کل گورنر مشرقی پاکستان مسٹر عبدالمنعم خان سے ملاقات کی انھوں نے گورنر کی طرف سے دیئے گئے ایک ڈنر میں بھی شرکت کی اس ڈنر میں ایرانی وزیر خارجہ مسٹر عباس آرام بھی شریک ہوئے

● پشاور ۳۰ جنوری۔ مغربی پاکستان کے وزیر مال مسٹر پیر محمد خان نے بتایا ہے کہ اب تک مغربی پاکستان میں ۱۰ء۶ لاکھ ایکڑ زمین کا اشتمال کیا جا چکا ہے اور کام جاری ہے اور توقع ہے کہ ۱۹۷۰ء کی مقررہ مدت سے پہلے ہی ختم ہو جائے گا۔

● کراچی ۳۰ جنوری۔ پاکستان میں چین کے تجارتی مشیر مسٹر لیوشو آئندہ چینی پاکستان اور چین کے درمیان تجارت کو فروغ دینے کے مسئلہ پر کراچی کے ایوان تجارت و صنعت سے ہر پندرھواڑے کسی غیر ملکی نمائندے سے ایوان کے سامنے تقریر کرانے کا منصوبہ تیار کیا ہے اس منصوبہ کی رو سے سب سے پہلے چینی نمائندے تقریر کر رہے ہیں۔

● کراچی ۳۰ جنوری۔ توقع ہے کہ پاکستان اور افغانستان کو ایک دوسرے کے قریب تر لانے کے لئے ان ممالک کے درمیان عنقریب ٹیلی کمیونیکیشن کا جدید نظام قائم کر دیا جائے گا۔

ٹیلی کمیونیکیشن کا نظام موجودہ نہ صرف ناکافی ہے بلکہ خاصا پرانا بھی ہو چکا ہے اس سلسلہ میں ان ممالک کے درمیان ابتدائی بات چیت ہو چکی ہے اور مزید گفت و شنید کے لئے افغانستان سے ایک اعلیٰ اختیاراتی وفد جلد ہی پاکستان پہنچنے والا ہے ان ممالک کے درمیان ریلوے لائن بھی بچھائی جائے گی جس کے لئے پاکستان عنقریب کام شروع کرے گا پاکستان سے ایک نئے تجارتی معاہدہ پر دستخط کرنے کے لئے افغانستان کے وزیر تجارت عنقریب یہاں پہنچ رہے ہیں۔

● واشنگٹن ۳۰ جنوری۔ امریکہ نے روس کی اس تجویز کا خیر مقدم کیا ہے کہ عالمی کشیدگی ختم کرنے کے لئے ایٹم بم لے جانے والے طیارے تباہ کر دیئے جائیں یہ تجویز تخفیف اسلحہ کانفرنس میں پیش کی گئی تھی اور کل امریکہ کے وزیر دفاع مسٹر رابرٹ میکنامارا نے یہ اعلان کیا کہ امریکہ اپنے قومی اخراجات میں کمی کرنے کا تہیہ کر چکا ہے اور جلد ہی اپنے کئی قومی اڈے ختم کر دے گا۔

● سیگاؤں ۳۰ جنوری۔ جنوبی ویت نام نے کل ایک اعلان میں فرانسیسی مال کی درآمد پر پابندی عاید کر دی ہے وزارت معیشت کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے آئندہ فرانسیسی مال کے لئے درآمدی لائسنس جاری نہیں کئے گئے

مبصرین کو یقین ہے کہ ویٹ نام نے فرانس کے چین کو تسلیم کرنے کے فیصلہ کے بعد پہلا قدم اٹھایا ہے

● کراچی ۳۰ جنوری۔ تجارتی اخبارات کے مطابق نئی دہلی میں سرکاری حلقوں نے فرانس کے عوامی جمہوریہ چین کو تسلیم کرنے کو "افسوسناک" قرار دیا ہے تاہم کوئی سرکاری بیان نہیں دیا گیا ان حلقوں نے امید ظاہر کی ہے کہ فرانس کے اس فیصلہ سے چین کی فوجی طاقت میں اضافہ نہیں ہوگا۔

● کراچی ۳۰ جنوری۔ ڈاکٹر محمد خورشید نے کراچی میں نقص امن کے خطرے کے تحت ایک ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ کے تحت جلسوں اور جلوسوں پر پابندی لگا دی ہے۔

ایران کو کشمیر کے متعلق اقوامِ متحدہ کی قرار دادوں سے پورا اتفاق ہے

وزیر خارجہ عباس آرام کا اعلان۔ دوسری افریشیائی کانفرنس بلانے کی حمایت

کراچی ۳۱ جنوری۔ ایرانی وزیر خارجہ مسٹر آرام عباس نے اعلان کیا ہے کہ ایران مسئلہ کشمیر کے متعلق اقوام متحدہ کی قرار دادوں سے مکمل طور پر اتفاق کرتا ہے اور وہ اس کی پابندی کرے گا۔ آپ نے دوسری افریشیائی کانفرنس منعقد کرنے کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ میرا ملک اس نوعیت کی کانفرنس کا حامی ہے بشرطیکہ اسے کسی ملک کی پبلسٹی اور پراپیگنڈہ کا ذریعہ نہ بنایا جائے۔

کل سہ پہر کراچی میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر عباس آرام نے کہا کہ ایران اقوام متحدہ کا ایک مخلص ممبر ہے وہ مسئلہ کشمیر اور دوسرے تمام مسائل سے متعلق اقوام متحدہ کی قرار دادوں کی پابندی کرے گا۔ پریس کانفرنس میں آپ نے اپنا بیان پڑھ کر سنایا جس میں کہا گیا ہے کہ میں پاکستان کے سات روزہ دورہ میں کئی مقامات پر گیا اور متعدد ممتاز اصحاب سے گفتگو کی جس میں وزیر امور خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو بھی شامل تھے۔ ہماری بات چیت باہمی دلچسپی کے مختلف مسائل۔ تجارت اور ترقی کے بارے میں افرو ایشیائی کانفرنس کی مجوزہ کانفرنس میں پاکستان اور ایران کے تعاون دونوں ملکوں کے قریبی اور گہرے تعلقات اور امن عالم کے لئے پاکستان اور ایران کی مساعی کے بارے میں تھی ہم نے تجارتی اور اقتصادی روابط پر بھی تبادلہ خیالات کیا۔ آپ نے مزید کہا کہ صدر محمد ایوب خاں کی قیادت میں پاکستان تیزی سے ترقی کے مراحل طے کر رہا ہے آزادی کے بعد پاکستان نے جو ترقی کی ہے وہ حیرت انگیز ہے پاکستان اور ایران دو مسلمان ملک ہیں اور ان کے درمیان برادرانہ تعلقات مضبوط ہوتے جا رہے ہیں اور ان کی مشترکہ مساعی سے مسلم ممالک میں اتحاد بڑھے گا اور امن عالم کو تقویت ملے گی۔

آپ نے توقع ظاہر کی کہ پاکستان اور ایران کے درمیان برادرانہ اور دوستانہ تعلقات میں روز بروز اضافہ ہوتا جائے گا۔

مکرم شیخ محمد شریف صاحب آف کوئٹہ کا جسدِ خاکی سپردِ خاک کر دیا گیا

نماز جنازہ اور تدفین میں ربوہ کے مقامی احباب بکثرت شریک ہوئے

ربوہ ۔۔۔۔ ۳۱ جنوری۔ مکرم شیخ محمد شریف صاحب مینیجنگ ڈائریکٹر پریس ٹرانسپورٹ کمپنی لاہور کا جسد خاکی آج مورخہ ۳۱ جنوری مطابق ۱۵ رمضان کو علی الصبح نماز فجر کے بعد بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے مکرم شیخ صاحب مرحوم نے مورخہ ۲۹ جنوری ۶۲ء بروز چہارشنبہ ۵ بجے شام لاہور میں وفات پائی تھی مورخہ ۳۰ جنوری کو دس بجے صبح مکرم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں لاہور کے مقامی احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے نماز جنازہ اس حال میں ادا کی گئی کہ شدت غم والم کی وجہ سے احباب کی آنکھوں سے اشک رواں تھے بعد ازاں ان کا جنازہ بذریعہ لاری ربوہ لایا گیا مرحوم کے عزیز و اقارب کے علاوہ بہت سے احباب بھی چار لاریوں میں جنازہ کے ہمراہ ربوہ آئے جنازہ تین بجے سہ پہر کے قریب ربوہ پہنچا

ربوہ میں ۳۰ جنوری کو نماز عصر کے بعد دارالضیافت کے سامنے والے گھاس کے میدان میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد۔ حضور علیہ السلام کے بعض صحابہ اور ربوہ کے مقامی احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے چونکہ مرحوم کے برادران مکرم شیخ محمد اقبال صاحب اور مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ والدہ صاحبہ محترمہ اور دیگر عزیزان اس وقت تک کوئٹہ سے ربوہ نہیں پہنچے تھے اس لئے نماز جنازہ کے معاً بعد تدفین عمل میں نہ لائی گئی۔ مرحوم کے ایک بھائی مکرم شیخ محمد لطیف صاحب واہ کینٹ سے بروقت تشریف لے آئے تھے باقی دو بھائی اور دیگر اعزہ ساڑھے گیارہ بجے شب کوئٹہ سے بذریعہ موٹر کار ربوہ پہنچے۔

جملہ عزیزوں کے ربوہ پہنچنے کے بعد مورخہ ۳۱ جنوری کو علی الصبح نماز فجر کے بعد جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کی نعش وہاں سپرد خاک کی گئی تدفین میں بھی مقامی احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے قبر تیار ہونے پر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ نے دعا کرائی

ادارہ الفضل مکرم شیخ صاحب مرحوم کی والدہ صاحبہ محترمہ۔ برادران مکرم شیخ محمد اقبال صاحب مکرم شیخ محمد حنیف صاحب اور مکرم شیخ محمد لطیف نیز مرحوم کے خسر مکرم شیخ محمد دین صاحب ریٹائرڈ مختار عام اور ان کے برادر نسبتی مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ اور دیگر اعزہ کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

مسجد مبارک میں اعتکاف بیٹھنے والی مستورات

مندرجہ ذیل مستورات کو مسجد مبارک میں اعتکاف بیٹھنے کی اجازت دی گئی ہے۔ جن بہنوں کے نام کسی وجہ سے منظور نہیں کئے گئے وہ اپنے شہر یا محلہ کی مسجد میں اعتکاف بیٹھ سکتی ہیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

۱۔ رشیدہ بیگم اہلیہ ظفر احمد آف کوئٹہ۔

۲۔ اختر النساء ہمشیرہ مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری

۳۔ غلام فاطمہ اہلیہ محمد عبداللہ صاحب دوالمیال۔

۴۔ امۃ الحفیظ عفت اہلیہ محمود احمد صاحب دارالصدر غربی ربوہ

۵۔ عائشہ بیگم اہلیہ قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی راولپنڈی

۶۔ سیدہ فضل بیگم اہلیہ سید نذیر حسین شاہ چک نمبر ۲۰ براستہ ملکوال ضلع گجرات

۷۔ فرخ اہلیہ سید بشیر احمد شاہ صاحب ربوہ (دواخانہ خدمتِ خلق)

۸۔ امینہ بیگم اہلیہ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بنگالی مبلغ امریکہ

۹۔ نسیم اہلیہ چوہدری اختر صاحب ربوہ۔

۱۰۔ حسین بیگم والدہ چوہدری بشیر احمد صاحب وینس بردامن

۱۱۔ اللہ رکھی زوجہ محمد اسمٰعیل چک نمبر ۱۵۰ ضلع شیخوپورہ

۱۲۔ سلطان بی بی اہلیہ ابراہیم مرحوم دارالصدر ربوہ

۱۳۔ کلثوم بیگم اہلیہ ڈاکٹر محمد احمد صاحب مرحوم عدن

۱۴۔ سعیدہ بیگم اہلیہ محمد حیات صاحب ادرحمہ ضلع سرگودھا

۱۵۔ سعیدہ بیگم اہلیہ شیخ محمد سعید صاحب گڑھی شاہو لاہور

۱۶۔ فاطمہ بی بی والدہ رانا محمد سلیم دارالرحمت غربی ربوہ

۱۷۔ صفیہ بیگم اہلیہ عبدالرحیم جہلمی غلہ منڈی ربوہ

۱۸۔ عائشہ بیگم والدہ نجم صاحب۔

۱۹۔ فضل نور صاحبہ والدہ قاری محمد امین صاحب ربوہ

۲۰۔ عائشہ بی بی آف سرگودھا۔

۲۱۔ راجن بی بی اہلیہ فیروز الدین پال کراچی حال دارالصدر غربی ربوہ

۲۲۔ رقیہ بیگم اہلیہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب

۲۳۔ خورشید بیگم اہلیہ چوہدری محمد فضل داد صاحب

۲۴۔ عائشہ بی بی والدہ عبدالرحمٰن صاحب خانپور ضلع رحیم یار خاں

۲۵۔ اللہ رکھی صاحبہ سرگودھا۔

۲۶۔ برکت بی بی صاحبہ دارالرحمت شرقی ربوہ

۲۷۔ نصیرہ فاطمہ اہلیہ صاحبہ مولوی ظہور حسین صاحب دارالبرکات ربوہ

۲۸۔ سلیم بیگم اہلیہ مکرم چوہدری اللہ دتا صاحب پنڈی ضلع لاہور

۲۹۔ آمنہ بیگم اہلیہ چوہدری محمد یعقوب خان صاحب غلام محمد آباد کالونی۔ لائل پور

چندہ وقف جدید ادا کرنیوالوں کیلئے درخواست دعا

جو دوست رمضان المبارک کے اختتام سے قبل سال گزشتہ کا بقایا اور سال رواں کا چندہ وقف جدید ادا فرما دیں گے ان کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کی درخواست پیش کی جائے گی۔ اسی طرح معتکفین اور درس القرآن کے اختتام پر احباب کرام کی خدمت میں بھی دعا کی تحریک کی جائے گی۔ احباب پوری پوری کوشش کریں کہ ان کے بقایا جات اور سال رواں کے چندوں کی رقوم رمضان المبارک کے دوران ادا ہو جائیں تا کہ ان کا نام دعائیہ فہرست میں شامل ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ اس کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو اجر عظیم عطا کرے۔ اور دین و دنیا کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید)

ولادت

مورخہ ۲۵ / ۲۶ جنوری ۱۹۶۲ء کی درمیانی شب برادرم عزیزم مسعود احمد قریشی کے ہاں اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے نومولود مکرم محمد اسمٰعیل صاحب معتبر ربوہ کا پوتا اور مکرم عبدالحفیظ صاحب آف راولپنڈی کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے نیک صالح خادم دین بنائے اور دین و دنیا کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے آمین۔

قاضی محمد یوسف

وکالتِ مال تحریک جدید۔ ربوہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴